الفضل لاہور — روزنامہ — جلد ۳ — ۲۶ وفا ۱۳۲۸ ھش — ۲۶ جولائی ۱۹۴۹ء — نمبر ۱۷۰

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق اطلاع

کوئٹہ ۲۲ جولائی۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ خط اطلاع دیتے ہیں۔
حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ بہتر ہے۔
حضور نے خطبہ جمعہ میں ان صلاتی و نسکی ومحیای و مماتی للہ رب العالمین
کی مختصر تفسیر فرمائی
خاندان نبوت میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیریت ہے۔

لاہور میں نماز عید

نماز عید حسب معمول منٹو پارک میں پونے ۹ بجے ادا کی جائے گی۔ انشاء اللہ۔ اگر عید کی پہلی رات کو بارش ہو اور غالب یہی ہے کہ منٹو پارک میں پانی کھڑا ہے۔ تو احباب نماز عید کی ادائیگی کے لئے منٹو پارک میں تشریف نہ لے جائیں۔ بلکہ تعلیم الاسلام کالج (سابقہ ڈی۔ اے۔ وی کالج) میں جمع ہوں۔ جو ضلع کی کچہری کے بالکل قریب ہے۔ اور جہاں مستورات کی نماز کا بھی تسلی بخش انتظام ہوگا۔

اس اعلان سے بعض احباب متردد حالت میں ہونگے۔ انہیں لازم ہے۔ کہ وہ آدھ گھنٹہ پہلے عیدگاہ میں پہونچ جائیں۔ تاکہ اگر ان کا اندازہ غلط نکلا ہو۔ تو وقت پر صحیح مقام پر پہنچ جائیں۔ (نذیر احمد امیر جماعت احمدیہ لاہور)

پاکستان میں ہر تین منٹ بعد تپدق سے ایک موت

لنڈن میں ڈاکٹر ریاض علی شاہ کا بیان

لنڈن ۲۵ جولائی۔ پاکستان و ہندوستان سمیت دنیا بھر کے پچاس سے زائد ملکوں نے کامن ویلتھ اور قلمرو برطانیہ کی صحت ... تپدق کے چار روزہ اجلاس میں شرکت کی۔ اس کانفرنس کا اہتمام برطانیہ کی اس قومی جماعت نے کیا۔ جو تپدق کی روک تھام کے لئے سعی کر رہی ہے۔

بی بی سی کے نیوز رپورٹر نے پاکستان کے نمائندے ڈاکٹر ریاض علی شاہ اور ہندوستانی مندوب ڈاکٹر آر سی ادھیکاری سے ایک انٹرویو بھی نشر کیا۔ جس میں ان دونوں نے اپنے اپنے ملک کے لئے اس موضوع کی اہمیت کا اظہار کیا۔ بی بی سی کے نامہ نگار خصوصی مسٹر سیلز بے نے ڈاکٹر ریاض علی شاہ سے پوچھا "پاکستان میں تپدق کے علاج کا کیا بندوبست کیا گیا ہے؟" ڈاکٹر شاہ نے جواب دیا پاکستان میں تپدق کا مسئلہ اس وقت بہت پیچیدہ صورت اختیار کر گیا ہے۔ یہ ہمیشہ سے پیچیدہ تھا۔ لیکن برعظیم کی تقسیم پر بھوکوں مرتی آبادی کے داخلے سے یہ سوال زیادہ الجھ گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہر سال دو لاکھ آبادی میں دو سو آدمی مرجاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ میرے ملک میں ہر تین منٹ بعد ایک شخص تپدق سے مر جاتا ہے۔

کشمیر پاکستان کا جزو لاینفک ہے

کیپٹن فیلڈنگ کی تصریحات

راولپنڈی ۲۵ جولائی۔ مشہور ریڈیائی مبصر کیپٹن مائیکل فیلڈنگ نے حالات پاکستان کا مطالعہ کرنے کے بعد اس امکان کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان کو بھی مارشل امداد پہونچائی جائیگی۔ آپ پاکستان میں مطالعہ کا پروگرام ختم کرنے کے بعد امریکہ میں "ایشیا پر سرخ سایہ" کے عنوان سے تقریروں کا ایک سلسلہ شروع کریں گے۔ آپ نے کہا ہندوستان کی حالت ابتر ہونے کی صورت میں ہندو پاکستان کے برعظیم کو مارشل امداد پہونچائی جائیگی۔ آپ نے کہا مشرق بعید اور دیگر ممالک سے اشتراکیت کو دور کرنے میں پاکستان کو نہایت ہی اہم حیثیت حاصل ہے۔ لہٰذا ضرورت ہے کہ پاکستان بہت زیادہ مضبوط و مستحکم ہو۔ اور اس کے لئے مغربی ممالک کو اس کا ہاتھ بٹانا چاہیئے۔

آپ نے کہا پاکستان میں مجھے کہیں بھی اشتراکیت کے آثار نظر نہیں آئے۔ وہ تا حال اسکے اثرات سے کلیتہً محفوظ ہے۔ آزاد کشمیر علاقے کا دورہ کرنے کے بعد آپ نے کہا جموں و کشمیر کی ریاست جغرافیائی اقتصادی اور ثقافتی لحاظ سے پاکستان کا جزو لاینفک ہے۔ ہندوستان کا اصولاً کشمیر پر کوئی حق نہیں ہے۔ پاکستان سے الحاق مسلم اکثریت کی اس ریاست کا پیدائشی حق ہے۔ آپ نے کہا لوگوں کو صبر و قناعت کر کے استصواب کے نتیجے کا انتظار کرنا چاہیئے۔

آپ کل درہ خیبر کی سیر کرنے کے بعد افغانستان کے دس روزہ دورے پر روانہ ہو جائیں گے۔ اور وہاں سے ہر اگست کو واپس کوئٹہ پہونچ جائیں گے۔ کیپٹن فیلڈنگ اس وقت تک آزاد کشمیر مغربی پنجاب اور مغربی و مشرقی پاکستان کے متعدد مقامات کا دورہ کر چکے ہیں

مشترکہ فوجی کانفرنس

کل سے پھر شروع

کراچی ۲۵ جولائی۔ جموں و کشمیر میں التوائے جنگ کے لئے حدوں کے تعین کا فیصلہ کرنے کے لئے کشمیر کمیشن کی نگرانی میں پاکستان اور ہندوستان کے فوجی نمائندوں کی جو کانفرنس بعض ہندوستانی نمائندوں کے اپنی حکومت کے ساتھ مشورے کے لئے چلے جانے کی وجہ سے عارضی طور پر بند ہو گئی تھی کل کراچی میں پھر شروع ہو جائے گی۔ ہندوستانی وفد کے لیڈر لفٹیننٹ جنرل سری نگیش آج شام کراچی پہونچ رہے ہیں۔

"جہلم" ترکی کے بعد مصر جائیگا

کراچی ۲۵ جولائی۔ پاکستان کے بحری بیڑے کا علمبردار جہاز جہلم جو آجکل خیر سگالی کے دورے پر ترکی میں ہے مصر جا رہا ہے۔ اور استنبول میں چار روز کے قیام کے بعد اسکندریہ جائے گا۔ استنبول کے قیام کے دوران میں پاکستان کے بحری بیڑے کے حکام کو ترکی بحری بیڑے کے افسروں اور دیگر حکام سے ملاقات کا م

— نیو یارک ۲۵ جولائی۔ امریکہ کے ایک اخبار نیو یارک ہیرلڈ کے انکشاف کے مطابق پاکستان نے اپنی ہوائی سروس کے حکام کو اعلےٰ تربیت دلانے کے لئے ایک امریکی ہوائی سروس کی کمپنی سے معاہدہ کیا۔

روس کا تجارتی وفد پاکستان آپہنچا

پشاور ۲۵ جولائی۔ روس کا تجارتی وفد کل شام کے پانچ بجے کے قریب پشاور پہونچا۔ یہ وفد بارہ افراد پر مشتمل ہے۔ جن میں ایک عورت بھی ہے۔ جو سکرٹری کے فرائض ادا کرے گی۔ کل کوئی ۱½ بجے کے قریب وفد نے پاک۔ افغان سرحد کو عبور کیا۔ کل وفد کے تمام ارکان پشاور سے بذریعہ طیارہ کراچی روانہ ہو جائیں گے۔ امید کی جاتی ہے کہ یہ وفد قریباً تین ہفتے کراچی میں قیام کرے گا۔ اور اس قیام کے دوران میں پاکستان کے تجارتی اکابر و حکام سے ملاقات کے علاوہ بعض تجارتی اداروں کا ملاحظہ بھی کرے گا۔ حکومت پاکستان نے روسی وفد کے لئے ایک خاص ہوائی جہاز مخصوص کر دیا ہے۔

شرق اردن کے شاہ عبداللہ ایران جا رہے ہیں

طہران ۲۵ جولائی۔ شرق اردن کے شاہ عبداللہ آئندہ جمعرات کو طہران جائیں گے۔ ایرانی دار الحکومت میں آپ کا یہ پہلا سرکاری دورہ ہوگا۔

عمان سے ایک اطلاع کے مطابق شاہ عبداللہ کو سپین آنے کی دعوت بھی دی گئی ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ آپ ماہ اگست میں لنڈن سے واپسی پر سپین بھی جائیں گے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ۲۶ کی شام کو دعا فرمائینگے

کوئٹہ سے پرائیویٹ سکرٹری صاحب نے اطلاع دی ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اختتام رمضان کی دعا ۲۶ جولائی ۱۹۴۹ء کو بوقت سات بجے شام فرمائیں گے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۵/۷/۴۹

— قاہرہ ۲۵ جولائی۔ عبدالہادی پاشا کی کابینہ نے آج اپنے استعفے داخل کر دیئے۔ یاد رہے کہ عبدالہادی پاشا نے نقراشی پاشا کے قتل پر وزارت مرتب کی تھی۔

م موقع ملا۔ پاکستان کے سفیر اور ترکی کے حکام نے اس قیام میں کھیلوں اور ملاقاتوں وغیرہ کا ایک خاص پروگرام تیار کیا تھا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ولیٹ پنجاب پریس موہن لال روڈ لاہور سے چھپوا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

قادیان میں مکانوں کے کرائے

گذشتہ کرایوں میں بھی مزید کمی کر دی گئی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

کچھ عرصہ ہؤا میں نے قادیان کے بعض مکانوں کے وہ کرائے نوٹ کر کے الفضل میں شائع کرائے تھے جو حکومت مشرقی پنجاب غیر مسلم پناہ گزینوں سے چارج کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ کرائے مکانوں کی اصل حیثیت کے مقابلہ پر بہت ہی کم تھے بلکہ بعض صورتوں میں صرف دس فیصدی اور بعض میں صرف بیس فیصدی اور بعض میں صرف تیس فیصدی تھے۔ گویا ستر فیصدی سے لے کر نوے فیصدی تک کی رعایت تھی۔ لیکن تازہ اطلاعات سے معلوم ہؤا ہے کہ غیر مسلم کرایہ داروں کے احتجاج پر سابقہ کرایوں میں بھی مزید کمی کر دی گئی ہے۔ چنانچہ اب بعض مکانوں کے کرائے مندرجہ ذیل مقدار میں لگائے گئے ہیں:۔

(۱) مکان ایڈیٹر صاحب نور محلہ دار الفضل۔ — ۴-۱۱-۰ ماہوار
(۲) مکان چوہدری غلام حسن صاحب سفید پوش محلہ دار الفضل — ۴-۰-۰ ״
(۳) مکان ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے۔ دار الفضل۔ — ۵-۵-۰ ״
(۴) مکان ملک مولا بخش صاحب پریذیڈنٹ ٹاؤن کمیٹی دار الفضل — ۳-۳-۰ ״
(۵) کوٹھی صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب (تینوں حصے) دار الفضل — ۲۹-۵-۰ ״
(۶) کوٹھی مولوی محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر۔ دار الفضل — ۱۰-۰-۰ ״
(۷) کوٹھی میاں غلام محمد صاحب اختر دار البرکات۔ — ۲۴-۰-۰ ״
(۸) مکان خانصاحب ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب دار البرکات۔ — ۷-۵-۰ ״
(۹) مکان خان بہادر غلام محمد صاحب گلگتی دار الفضل۔ — ۱۴-۱۱-۰ ״
(۱۰) مکان میر قاسم علی صاحب مرحوم دار الفضل — ۴-۰-۰ ״
(۱۱) مکان ڈپٹی فقیر اللہ صاحب دار البرکات۔ — ۶-۰-۰ ״
(۱۲) مکان حضرت مولوی شیر علی صاحب مرحومؓ دار العلوم — ۳-۵-۰ ״
(۱۳) کوٹھی دار السلام۔ نواب محمد علی خانصاحب مرحومؓ — ۲۰-۰-۰ ״
(۱۴) مکان خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب دار العلوم۔ — ۱۴-۰-۰ ״
(۱۵) کوٹھی بابو اکبر علی صاحب مرحومؓ دار العلوم۔ — ۱۲-۰-۰ ״
(۱۶) کوٹھی بابو عبد العزیز صاحب۔ دار العلوم — ۵-۳-۰ ״
(۱۷) مکان ڈاکٹر سید ولایت شاہ صاحب دار الرحمت — ۴-۱۴-۰ ״
(۱۸) کوٹھی میر ظفر اللہ صاحب دار الرحمت — ۴-۰-۰ ״
(۱۹) مکان شیخ اللہ بخش صاحب دار الرحمت — ۳-۳-۰ ״
(۲۰) مکان بھائی محمود احمد صاحب دار الرحمت — ۵-۵-۰ ״
(۲۱) مکان قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی دار البرکات شرقی — ۳-۱۱-۰ ״
(۲۲) مکان قاضی عبد السلام صاحب بھٹی دار البرکات شرقی۔ — ۵-۰-۰ ״
(۲۳) کوٹھی دار الحمد مملوکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ دار الانوار (دو حصے) — ۱۲-۰-۰ ״
(۲۴) کوٹھی چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے۔ دار الانوار — ۳-۵-۰ ״
(۲۵) کوٹھی ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب دار الانوار — ۹-۵-۰ ״
(۲۶) مکان ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب دار الانوار۔ — ۴-۰-۰ ״
(۲۷) مکان صاحبزادہ میر داؤد احمد صاحب دار الانوار — ۳-۵-۰ ״
(۲۸) مکان ڈاکٹر شاہ نواز صاحب دار الانوار — ۶-۰-۰ ״
(۲۹) کوٹھی سید عزیز اللہ شاہ صاحب مرحوم دار الانوار — ۱۰-۱۰-۰ ״
(۳۰) مکان میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب دار الانوار — ۱-۱۱-۰ ״
(۳۱) کوٹھی سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب دار الانوار — ۷-۵-۰ ״
(۳۲) کوٹھی مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔اے دار الانوار — ۴-۰-۰ ״
(۳۳) کوٹھی صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب دار الانوار — ۴-۱۱-۰ ״
(۳۴) مکان مرزا احمد بیگ صاحب انکم ٹیکس آفیسر دار الانوار — ۱-۵-۰ ״
(۳۵) کوٹھی ملک عمر علی صاحب رئیس ملتان۔ دار الانوار — ۴-۰-۰ ״
(۳۶) کوٹھی خان بہادر چوہدری ابو الہاشم خانصاحب مرحومؓ انسپکٹر مدارس (دار الانوار) — ۱۵-۰-۰ ״
(۳۷) مکان سیٹھ عبد اللہ بھائی الہ دین صاحب (ہر دو حصہ) دار الانوار — ۱۰-۰-۰ ماہوار

اوپر کی کوٹھیوں اور مکانوں میں سے بعض ایسے ہیں جن کے کمروں کی تعداد پندرہ پندرہ بیس بیس تیس تیس تھی اور بعض کے ساتھ وسیع باغات بھی ملحق تھے اور قریباً سب کے سب میں بجلی لگی ہوئی تھی اور کئی ایک میں اپنے موٹر پمپ بھی تھے۔ صرف مثال کے طور پر اتنا ذکر کرنا کافی ہے کہ چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے مکمل مکان کا کرایہ -/۵/۳ لگایا گیا ہے۔ حالانکہ انہیں اس مکان کے صرف ایک حصے کا کرایہ -/۵۰ مل رہا تھا۔ یہی حال دوسرے مکانوں اور دوسری کوٹھیوں کا ہے۔ جس فراخ دلی سے پاکستان میں کرائے تجویز کئے جا رہے ہیں اسے دیکھتے ہوئے میں خیال کرتا ہوں کہ غالباً اوپر کے سارے مجموعی مکانوں کا کرایہ لاہور کی ایک اچھی کوٹھی کے کرایہ سے بھی کم ہوگا۔ مثلاً سنا گیا ہے (واللہ اعلم) کہ جودھامل کا کرایہ ۴۰۰ روپے اور رتن باغ کا ۶۰۰ روپے تجویز کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ اوپر کی فہرست کی ۳۷ عدد کوٹھیوں اور مکانوں کا مجموعی کرایہ -/۱۰/۲۸۹ روپے بنتا ہے

بہرحال یہ اعداد و شمار پاکستان کی پبلک اور حکومت کے لئے بے حد قابل غور ہیں۔ اور دونوں جہت سے اصلاح کی ضرورت ہے۔ ایک یہ کہ پاکستان میں کرائے نہائت معقول طور پر کم کئے جائیں اور دوسرے یہ کہ جو کرائے ہندوستان میں مسلمانوں کے متروکہ مکانوں کے لگائے جا رہے ہیں۔ انہیں وزارتی لیول پر گفت و شنید کر کے اور مناسب اصول تجویز کر کے معقول صورت میں زیادہ کروایا جائے۔ ورنہ جب دونوں حکومتوں کے درمیان متروکہ جائیداد کے آخری فیصلہ کی نوبت آئے گی۔ تو اس وقت پاکستان بے حد خسارہ میں رہے گا۔ اور افراد کا نقصان مزید برآں ہوگا۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۴/۷/۴۹

پتہ مطلوب ہے چوہدری محمد شجاعت علی صاحب اور چوہدری فیض احمد صاحب انسپکٹران بیت المال اپنے موجودہ پتوں سے نظارت ہذا کو جلد مطلع کریں فوری ضرورت ہے۔ ناظر بیت المال ربوہ

درخواست ہائے دعا خاکسار نے آئی۔ سی۔ ایس کے مقابلہ کا امتحان دیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس امتحان میں کامیاب کرے۔ سید فضل احمد بھاگلپوری ٹی (۲) یہاں بعض لوگ احمدیت کی شدید مخالفت کر رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں حق کے سمجھنے اور قبول کرنے کی توفیق دے۔ اور ہمیں ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ خاکسار محمد ابراہیم شاد احمدی مومن ضلع شیخوپورہ

ولادت۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجھے بتاریخ ۲۵/۷/۴۹ بدھ وار کی صبح کو دوسرا فرزند عطا فرمایا۔ جس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے زبیر احمد تجویز فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو خادم اسلام و احمدیت بنائے۔ اس کا وجود متعلقین کے لئے برکت کا موجب ہو۔ آمین

خاکسار ملک عمر علی

تاریکیٔ شب بھی لازم ہے ہر صبحِ درخشاں سے پہلے

کچھ اور تقاضا باقی ہے کیا؟ ہم پر احساں سے پہلے
ہم جان تک آپ کو سونپ چکے ہیں آپ کے فرماں سے پہلے

ہر رنج مسرت ہو جائے ہر کلفت راحت بن جائے
گر تیری نظر کو اپنا لیں ادبار کے طوفاں سے پہلے

تخریبِ گلستانِ عالم میں بھی تو ہے اک روشن پہلو
تاریکیٔ شب بھی لازم ہے ہر صبحِ درخشاں سے پہلے

اندازِ رُخِ زیبا کیا ہیں؟ آئینۂ رازِ مستقبل!
اک گردشِ ابرو دیکھی ہے ہر گردشِ دوراں سے پہلے

ہر طرف خرد کو دوڑایا پر کچھ نہ خرد نے کام کیا
کچھ درد کا درماں ہو نہ سکا دلجوئیٔ رحماں سے پہلے

از اطہر احتانوی

روزنامہ الفضل لاہور

۲۵ جولائی ۱۹۴۹ء

مسلمانوں کی دینی حالت

یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ جوں جوں مسلمان اقوام اور افراد نبوت کے مرکز نور سے دور ہوتے گئے۔ توں توں مختلف مؤثرات کی تاریکیاں ان کی نگاہوں کے آگے چھا کر حقیقی نور کو ان سے اوجھل کرتی چلی گئیں۔ خلافت راشدہ کے بعد جب مسلمانوں میں بادشاہی کا دور شروع ہوا۔ تو دین حکومت سے الگ ہو کر علماء کی خاص ملکیت بن گیا خلافت راشدہ کا چراغ تو در اصل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد بجھ گیا تھا۔ مگر حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃ کے وقت ایک دفعہ پھر آخری دفعہ بھڑک کر ہمیشہ کے لئے گل ہو گیا۔ لیکن اس کے بعد علمائے حقانی کا ایک مسلسل دور شروع ہوا جو کبھی آخر بتدریج بے اثر ہوتا چلا گیا۔ اس تدریجی انحطاط کا نتیجہ یہ ہوا کہ علماء بھی دو بڑے بڑے گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔ ایک گروہ ان علماء کا تھا جو شریعت کی ظاہری صورت پر زور دینے لگے اور دوسرا بڑا گروہ شریعت کے مغز یعنی طریقت کی طرف جھک گیا جو صوفی کہلانے لگے

اگرچہ اس انحطاطی دور میں بھی ایسے علمائے حق پیدا ہوتے رہے ہیں جو شریعت اور طریقت دونوں کو ایک ہی سلک میں پرونے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ لیکن دونوں گروہوں نے اپنی اپنی دنیا ایک دوسرے سے اتنی الگ کر لی۔ کہ علمائے حق بھی اکثر ایک دوسرے کی طرف کم و بیش جھکاؤ ظاہر کرتے رہے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک طرف تو خشک ملّائی پیدا ہو گئی اور دوسری طرف توہم پرستی رونما ہو گئی اور ٹھیٹھ اسلام کا سورج زمین کی گرد اور آسمان کی گھٹاؤں کی ظلمتوں میں چھپ کر رہ گیا ایک طرف تو ملاں نے فقہ کے مسائل میں ایسی ایسی موشگافیاں کیں کہ انسان کی ذرا سی حرکت اس کو کفر کی آغوش میں ڈال دیتی۔ نکاح فسخ ہو جاتا۔ اسلام سے خارج کر دیا جاتا۔ اگر کسی کی مونچھیں ذرا بڑھ گئیں یا ڈاڑھی انداذہ سے گھٹ گئی۔ پاجامے کا پائنچہ ذرا نیچے کھسک گیا۔ نمازیں ٹانگیں بھنچ گئیں یا آمین اونچی کہا دی تو قیامت آجاتی۔ ہنگامے بپا ہو جاتے سر پھٹ جاتے ہڈیاں ٹوٹ جاتیں یہی نہیں بلکہ ذرا ذرا سے فرق پر مسجدیں الگ بن گئیں۔ مسجدوں پر نوٹس لگ گئے۔ کہ اگر فلاں فرقہ کا آدمی مسجد میں داخل ہو گیا۔ تو وہ اپنی ذمہ داری پر ایسا کرے گا۔ دور جانے کی ضرورت نہیں ایسی مسجدیں اب بھی شہروں میں دیکھی جاسکتی ہیں لاہور ہی میں اب بھی ایسی کئی مسجدیں ہیں۔ جن میں دوسرے فرقہ کا کوئی مسلمان نماز پڑھنا تو الگ رہا داخل بھی نہیں ہو سکتا۔ اس ڈر سے کہ کہیں عمرہ کچل دیا جائے۔

بے شک اس گروہ کے بعض علماء نے دین کا بہت کام بھی کیا ہے اور واقعی فقہی مسائل کو خوب حل کیا ہے۔ جس سے اسلامی قانون کے سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ لیکن فتاویٰ در فتاویٰ نے اس کو ایک گورکھ دھندہ بنا کر رکھ دیا ہے۔ مسائل میں اتنی ہندی کی چندی نکال لی گئی ہے کہ انسان ان کو دیکھ کر پریشان ہو جاتا ہے اور نہیں سمجھ سکتا کہ اسے کیا کرنا چاہیئے۔ مثال کے طور پر یہ سمجھ لیجئے کہ ایک ڈھیلہ استعمال کرنے کے بیسیوں نظریات ہیں جو شخص ان میں سے کوئی ایک طریقے کا پابند ہو وہ دوسرے خیال والوں کے نزدیک کافر ہو جاتا ہے۔ اگرچہ یہ باتیں اب ذرا کم ہو گئیں ہیں۔ مگر اس کی یہ وجہ نہیں کہ ان علماء اور عوام نے صحیح اسلام کی پیروی شروع کر دی ہے۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ عوام ان باتوں سے بیزار ہو کر دین ہی سے منحرف ہو گئے ہیں اور کہنے لگے ہیں ؎

تو نے اے واعظ مزا ہی زندگی کا کھو دیا

یہ نہ کر اور وہ نہ کر اور جانے کیا کیا نہ کر

الغرض آپ مختلف فرقوں کی فقہ کی کتابیں دیکھ لیں۔ آپ کو ایسی ایسی موشگافیاں اور موشگافیوں کی موشگافیاں نظر آئیں گی کہ آپ گھبرا اٹھینگے

یہ تو شریعت والوں کا حال ہے دوسری طرف طریقت والوں نے اپنی دنیا ہی عجیب و غریب بنا ڈالی ہے۔ تعویذ گنڈہ۔ قبر پرستی۔ ڈھیر پرستی۔ چلہ کشی وظیفہ خوانی وغیرہ اعمال انسانی مبالغہ اور غلو کے حدود سے بھی نکل گئے ہیں۔ بعض پیروں نے عیسائیوں کی طرح شریعت کو گناہ قرار دے دیا۔ نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ اسلامی شعائر ان کی نظر میں نہ صرف بیکار ہیں۔ بلکہ انسان کی صحیح روحانی ترقیوں میں حائل ہیں اس گروہ نے رہبانیت کو اپنا ملجا و ماویٰ بنا لیا ہے۔

ان دونوں گروہوں کے جاہل پیشواؤں نے تو اپنی اپنی طرز میں اسلام کو دنیا سے نیست و نابود کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اور آج دونوں کے متحدہ اثر کا نتیجہ ہے کہ ہم تمام دنیا میں وہ دینی بدحالی دیکھ رہے ہیں۔ جس نے ہر سمجھدار انسان کو چونکا دیا ہے۔ عوام تو بیخبر عوام ہیں۔ خواص بھی اس تباہی سے نہیں بچ سکے۔ خود ملاں میں بڑے بڑے دولتمند و دستمند لوگ بھی شامل ہیں۔ جو اپنے ملاؤں اور پیروں کو تقریباً اسی نظر سے دیکھتے ہیں جس طرح ہندو برہمنوں کو جس طرح برہمن ہندو عوام کو پوجا پاٹ کرا کرا اپنے حلوے مانڈے کا سامان کرتے ہیں۔ اسی طرح یہ ملا اور پیر بھی مسلمان عوام کا شکار کھیلتے ہیں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ بڑے بڑے تعلیم یافتہ مسلمان بھی ان کے پھندے میں گرفتار ہیں۔ بلکہ بعض مغربی تہذیب و علوم سے متاثر لوگوں نے تو عجیب عجیب دلائل شریعت کے احکام سے بچنے کے لئے ایجاد کر لئے ہیں۔ ہمیں یاد ہے کہ ایک بہت بڑے عالم نے جو تارک صوم و صلوٰۃ تھا ایکبار فرمایا کہ نماز روزہ تو جیلا رکھے لئے ہیں جن کی تربیت جنگلی حالات میں ہوئی ہے ایک مہذب لکھے پڑھے انسان کو ان باتوں کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ وہ اس منزل کو پا چکا ہے۔ جس منزل کی طرف نماز روزہ لے جاتے ہیں جب انسان منزل پر پہنچ جائے تو اسکو دوڑنے بھاگنے کی ضرورت ہی کیا؟ انا للہ و انا الیہ راجعون

یہ حال تو ان لوگوں کا ہے جو اسلام کے نام لیواؤں میں داخل ہیں۔ مغربی تعلیم کے زیر اثر جو مسلمان دین ہی کو خیرباد کہہ چکے ہیں۔ ان کا ذکر کرنا تو لاحاصل ہے

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تمام اسلامی دنیا میں ایسے مکاتب اور مدارس بھی موجود ہیں جہاں دینی تعلیم دی جاتی ہے اور قرآن و حدیث پڑھائے جاتے ہیں۔ اور جہاں بڑے بڑے عالم دین پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ ان مکاتب اور مدارس کے پڑھے ہوئے بھی اکثر نہایت تنگ نظر ہوتے ہیں اور ان کا علم بھی خشک ملائی کے حدود سے آگے نہیں بڑھتا۔

ہم نے دو انتہائی سکولوں کا محض مسلمانوں کی موجودہ دینی حالت کا تصور دلانے کے لئے کیا ہے۔ ورنہ در اصل دین سے مسلمانوں کی کلی غفلت کے سینکڑوں پہلو ہیں۔ اب تو مغربی لادینی مؤثرات اور عوامل بھی اپنا کام کر رہے ہیں یہاں تک کہ حقیقی اسلام کے متضاد نظریات کو بھی اسلامی اصطلاحات کا خوشنما آئندہ لباس فاخرہ پہنا کر منظر عام پر لایا جا رہا ہے۔ مسلمانوں کی سیاسی اور معاشرتی پستی اور دینی ناواقفی سے فائدہ اٹھا کر ان کے دلوں کے اندر اسلام کے نام پر نطشے وغیرہ فلاسفروں کے لادینی خیالات نفوذ کئے جا رہے ہیں۔ جس طرح شروع شروع میں سر سید احمد خاں مرحوم نے سپنسر وغیرہ فلاسفروں کے خیالات کے مطابق اسلام کی نیچری توضیح کرنی چاہی تھی۔ اب اشتراکی اور فاشی نظریات کے مطابق اسلام کی سیاسی توضیح کی جا رہی ہے۔

اس کی وجہ یہی ہے کہ مسلمان نبوت کے مرکزی نور سے بہت دور نکل آئے ہیں۔ دور پرانی جہالتوں نے ملکر یورپ کے مادی خیالات کی تاریکیوں نے اس نور کو اور بھی اوجھل کر دیا ہے۔ ایسی صورت میں آسمانی بارش کے سوا فضا سے گرد و غبار کی تاریکیاں دور نہیں ہو سکتیں۔ اور قرآن کریم کا آفتاب عالمتاب نظر نہیں آسکتا۔

جماعت احمدیہ کی خصوصی شان

اسوقت مسلمان دیگر ارکان اسلام کو تو کسی حد تک ادا کرتے ہیں۔ مگر زکوٰۃ کے ادا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں سمجھتے اور غالباً یہ سمجھتے ہیں کہ زکوٰۃ کے ادا کرنے سے مالوں میں کمی واقع ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ محض شیطانی وسوسہ ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل حبۃٍ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃٍ مائۃ حبۃٍ واللہ یضٰعف لمن یشاء واللہ واسع علیم (بقرہ)

یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسے ہے جیسے ایک دانہ جس سے سات بالیں پیدا ہوں اور ہر بال میں سو دانے ہوں اور اللہ تعالےٰ جس کے لئے چاہتا ہے بہت بڑھاتا ہے اور اللہ تعالےٰ وسعت والا اور جاننے والا ہے۔ یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی خرچ کرے گا تو اللہ تعالےٰ اسکے لئے اس کا سات سو گنا بڑھا کر اجر دے گا۔ اسوقت بعض وہ مسلمان جنہیں اللہ تعالےٰ نے اس قدر مال کا پاس ہے اور وہ اسکی تعمیل کا ارادہ بھی رکھتے ہیں اس فریضہ کے ادا کرنے سے قاصر ہیں کیونکہ اسوقت مذہبی لحاظ سے مسلم قوم کا شیرازہ بکھر چکا ہے اور اتحاد و یگانگت کی سلک میں منسلک ہونا امر محال اور دور کی بات سمجھی جاتی ہے جسکی وجہ سے قرون اولیٰ کی طرح بیت المال موجود نہیں رہ سکا اسلئے بجائے کسی نظام کے ماتحت مساکین اور غرباء کو زکوٰۃ دینے کے یا تو ملاؤں کو اس کا وارث سمجھ لیا جاتا ہے یا چند غرباء کو از خود تقسیم کر دی جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ایسی حالت میں کہ جب اسلام کی کشتی منجھدار میں پھنسی ہوئی تھی اور مسلمان اپنے اہم فریضوں کو بھول چکے تھے اپنے موعود مسیح کو دوبارہ اسلام کے زندہ کرنے کے لئے مبعوث فرمایا تا دین کو دنیا پر مقدم کیا جاوے۔ چنانچہ دوسرے کاموں کے علاوہ آپ نے یہ اہم کام بھی سرانجام دیا جسکی وجہ سے جماعت احمدیہ کو دوسری جماعتوں پر خصوصی شان حاصل ہے کہ آپ نے نظام زکوٰۃ کو صحیح اہمیت دے کر اسکے لئے بیت المال کا قیام کیا اور یہ ایک ایسا کارنامہ ہے جو ازل سے آپکے لئے مقدر تھا۔ پس اس امر کے پیش نظر گذارش کیجاتی ہے کہ وہ احباب جماعت جو صاحب نصاب ہیں جلد سے جلد زکوٰۃ کو مرکز بیت المال ربوہ میں بھجوا کر اس جماعتی خصوصیت کو قائم رکھیں جو احمدیت کا ہمیشہ سے طرۂ امتیاز رہی ہے۔

(نظارت بیت المال)

جناب نواب چودھری محمد دین صاحب رضی اللہ عنہ

(از مکرم سید علی شاہ صاحب ایس ڈی این ۔ ڈبلیو ۔ آر ۔ میرپور خاص (سندھ))

احباب کو اخبار الفضل کے ذریعہ جناب خان بہادر نواب چودھری محمد دین صاحب کی وفات کا علم ہو چکا ہے مرحوم سلسلے کے ایک نامور اور ممتاز بزرگ تھے۔ کچھ عرصہ جودھپور میں مجھ کو بھی ان کے پاس رہنے کا موقعہ ملا ہے۔ اور میں نے ان کے حالات زندگی کے کچھ نوٹ لئے ہوئے ہیں۔ جن کا ایک حصہ درج ذیل کرتا ہوں۔

خاندانی حسب و نسب

آپ مشہور راجپوت باجوہ خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے بزرگ راجہ فتح چند جی نے خود اپنی خوشی سے اسلام مذہب کو قبول کیا تھا۔ آئینہ اکبری نام کی تواریخ میں راجہ فتح سنگھ جی کا بڑا قابل تعریف حال لکھا گیا ہے۔ راجہ فتح سنگھ جی پسرور نام کے صوبہ کے گورنر تھے۔ راجہ فتح سنگھ جی کی اولاد میں جناب ابوالخیر تھے۔ اور ان کی اولاد میں جان محمد اور ان کے بیٹے اسماعیل پیدا ہوئے۔ جن کا مقبرہ کیلاس گاؤں کے نزدیک ہے۔ جو پنجاب میں بہت بڑے اولیاء اللہ میں سے گنے جاتے ہیں۔ ان کے لڑکے عنایت اللہ خاں ہوئے۔ جن کے نام سے قصبہ تلونڈی عنایت خاں بسا ہوا ہے۔ عنایت اللہ خاں کے لڑکے دیدار خاں ہوئے۔ اور ان کی اولاد میں سے صوبہ خاں صاحب پیدا ہوئے۔ جن سے جناب خان بہادر نواب چودھری محمد دین صاحب جیسے گہر پیدا ہوئے۔

پیدائش اور تعلیم

آپ کی پیدائش تلونڈی عنایت خاں میں ۱۸۷۲ء میں ہوئی۔ ۱۸۸۰ء میں آپ کی ابتدائی تعلیم شروع ہوئی۔ اور آپ پسرور اور سیالکوٹ میں تعلیم حاصل کرتے رہے

ملازمت

آپ نے انگریزی تعلیم صرف میٹرک تک حاصل کی تھی۔ بعد میں بطور پٹواری ملازمت شروع کر دی ۱۸۹۱ء میں آپ نائب تحصیلدار ہوئے۔ اور اس کے بعد ۱۸۹۴ء میں آپ کو ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں آفس سپرنٹنڈنٹ بنایا گیا۔ ۱۸۹۸ء میں آپ ڈیرہ اسماعیل خاں میں تحصیلدار ہو گئے۔ اور ۱۹۰۱ء میں آپ ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقرر ہوئے۔ ۱۹۰۴ء سے ۱۹۰۶ء تک آپ دہلی میں سیٹلمنٹ آفیسر رہے۔ ۱۹۰۶ء سے ۱۹۱۰ء تک آپ دہلی میں اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر رہے۔ اور آپ کی خدمت کا اعتراف خواجہ حسن نظامی صاحب نے بہت خوبی کے ساتھ کیا ہے۔ ۱۹۱۰ء میں نواب صاحب والی ریاست مالیر کوٹلہ نے آپ کو گورنمنٹ سے مستعار لیا۔ جہاں آپ مہتمم بندوبست رہے۔ آپ کے اس کام کی تعریف کرنل گیر سے پولیٹیکل ایجنٹ پنجاب نے بہت کی ہے۔

خان بہادر کا خطاب

ان خدمات کے صلہ میں ۱۹۱۸ء میں آپ کو خان بہادر کا خطاب عطا کیا گیا۔ اور ریاست سے واپس گورنمنٹ نے بلا لیا۔ ۱۹۱۹ء میں آپ سب ڈویژنل آفیسر پاکپتن اور خانیوال رہے۔ لیکن جلد ہی آپ کی خدمات پونچھ گورنمنٹ نے مانگ لیں۔ اور ۱۹۲۲ء میں آپ وہاں بطور مہتمم بندوبست وریونیو آفیسر کام کرتے رہے۔ ۱۹۲۴ء میں آپ کو گورنمنٹ نے واپس بلا لیا۔ اور ضلع رہتک میں ڈپٹی کمشنر مقرر ہوئے۔ ۱۹۲۴ء میں آپ کو ریاست بہاولپور نے مانگ لیا۔ لیکن وہاں پر آپ ریاست کی پارٹی بازی کی وجہ سے صرف ایک سال ہی رہے۔ آپ نے ریاست کے لئے ایک اسکیم تیار کی تھی۔ جس میں بہاولپور گورنمنٹ کو ۳۰ کروڑ کا فائدہ ہوتا۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ اس پر عمل نہیں ہو سکا۔ جس کا آج بھی ریاست کو افسوس ہے۔ تاہم اس ایک سال کی خدمت کا اعتراف بھی اخبار پانیر مورخہ ۲۷ رجنوری ۱۹۲۵ء میں کیا گیا ہے۔ اپریل ۱۹۲۶ء میں آپ کو پھر گورنمنٹ نے بلا لیا۔ اور ضلع شیخوپورہ میں ڈپٹی کمشنر مقرر ہوئے۔ ۱۹۲۸ء میں آپ ریٹائرڈ ہو گئے۔ آپ کی الوداعی پارٹی میں پنجاب کے گورنر سر جیفری ڈی مانٹ مورنسی اور سردار بوٹا سنگھ پریذیڈنٹ پنجاب کونسل نے آپکی بہت تعریف کی۔

کونسل آف اسٹیٹ کی ممبری

اکتوبر ۱۹۳۰ء میں آپ کونسل آف اسٹیٹ کی ممبری کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ کے خلاف نواب نثار علی خاں صاحب قزلباش تھے۔ جو باوجود نواب نثار علی خاں صاحب کے بہت زیادہ روپیہ صرف کرنے کے ناکام رہے اور چودھری صاحب جیت گئے۔

نواب کا خطاب

۱۹۳۱ء میں آپ کو ریاست جے پور نے بطور پردھان منتری یعنی پرائم منسٹری کے عہدہ پر مقرر کیا۔ جہاں آپ تقریباً پانچ سال رہے۔ اور گورنمنٹ کی طرف سے نواب کا خطاب عطا کیا گیا۔ بعد میں ریاست جودھپور نے آپ کو بطور ریونیو منسٹر لیا۔ جہاں آپ تقریباً چھ برس تک رہے۔

اخلاق

سب سے زیادہ قابل تعریف آپ کی یہ بات تھی۔ کہ آپ کو کسی قوم سے تعصب نہیں تھا۔ جناب چودھری صاحب کو جتنی عزت کی نظر سے مسلمان رعایا دیکھتی تھی۔ اس سے بہت زیادہ ہندو عزت کرتے تھے۔ میں نے کئی دفعہ نوٹ کیا تھا۔ کہ آپ اکثر بڑے بڑے مقدمات کے فیصلہ لکھنے سے پہلے بہت دعائیں کرتے تھے۔ کہ یا اللہ میں اپنی عقل کے مطابق ان کاغذات و بیانات پر فیصلہ لکھ رہا ہوں۔ مجھ کو سمجھ اور توفیق دے۔ کہ میں درست فیصلہ لکھوں

ترقی کا راز

ایک دفعہ میں نے عرض کیا۔ کہ آپ کی اس ترقی کا راز کیا تھا۔ کہ جبکہ آپ کی تعلیم بھی کوئی زیادہ نہ تھی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میری ماں نے مجھ کو تین باتوں کی ہدایت کی تھی۔ اور میں اس پر عمل پیرا رہا ہوں:-

اول ۔ والدین کی خدمت۔ دوئم صبح سویرے جاگنا۔ سوئم ہر اپنے سے بڑے کو اور راستہ پر ملنے والوں کو سلام علیکم عرض کرنا۔

آپ دوسروں کو بھی یہی نصیحت کیا کرتے تھے۔

قبول احمدیت

۱۸۸۹ء میں جب آپ سیالکوٹ ہائی سکول میں پڑھتے تھے۔ اسی سکول میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ مدرس تھے۔ آپ ان سے عربی پڑھتے۔ اور عموماً ہر روز عصر کے بعد مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ آپ اکثر ایسے وقت میں شیخ نتھو صاحب والد ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کی دکان پر یا میاں مولا بخش صاحب بوٹ فروش کی دکان پر ملتے تھے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی تقریر بہت موثر اور فصیح ہوتی تھی۔ اسی زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور کتابوں "براہین احمدیہ" اور "سرمہ چشم آریہ" وغیرہ وغیرہ کا بہت چرچا تھا۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب جن کی طبیعت پہلے نیچریت کی طرف زیادہ راغب تھی۔ لیکن حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ خلیفۃ المسیح اول کی صحبت کے اثر سے نیچریت سے بیزار ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں داخل ہو گئے تھے۔ مولوی صاحب حکیم حسام الدین صاحب والی مسجد میں درس قرآن دیا کرتے تھے۔ اور اس درس میں چودھری محمد دین صاحب اور چودھری نصر اللہ خاں مرحوم والد چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب بھی شامل ہوا کرتے تھے۔ دراصل اس صحبت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کو پڑھنے کی وجہ سے چودھری محمد دین صاحب اسی زمانہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حسن ظن رکھتے تھے۔ اور چندہ وغیرہ بھی دیا کرتے تھے۔ آپ کے اس وقت کے دوستوں میں سے حضرت مفتی محمد صادق صاحب ایک دوست ہیں۔ الغرض چودھری صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے حسن ظن تو اس وقت سے تھا۔ لیکن بیعت میں توقف رہا۔ توقف کی وجہ آپ یہ بتایا کرتے تھے۔ کہ جب کبھی وہ یہ سنتے کہ فلاں نے بیعت کی ہوئی تھی۔ اور وہ مرتد ہو گیا ہے۔ تو آپ اس کے ارتداد کی وجہ معلوم کرتے رہتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ مرتدین کی وجہ ان کی سمجھ میں یہ آئی۔ جو قرآن شریف میں ہے۔ یعنی حضرت آدم علیہ السلام کے منکروں کو جو پیش آئی تھی۔ یعنی وہ سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ کہ ان پر سارا دار و مدار ہے۔ اور ان میں اپنی لیاقت اور قربانیوں وغیرہ کے خیال سے تکبر اور رعونت آجاتی ہے۔ اور اس طرح سے سلسلہ سے کٹ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بیماری سے محفوظ رکھے۔

ہر اک نیکی کی جڑ ھ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑھ رہی سب کچھ رہا ہے

جناب خان بہادر نواب چودھری محمد دین صاحب کے خاندان میں سے سب سے پہلے آپ کے بھائی چودھری محمد حسین صاحب مرحوم نے بیعت کی۔ اور اس کے بعد رفتہ رفتہ سارا خاندان احمدی ہو گیا۔ بلکہ خوش قسمتی سے آپ کے فرزند چودھری محمد شریف صاحب کو تو ۱۹۰۶ء میں بیعت کا شرف عطا ہوا۔ اور صحابہ کا درجہ مل گیا (اللہ تعالیٰ ان کو لمبی عمر عطا کرے) لیکن خود جناب چودھری محمد دین صاحب کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر شرف بیعت عطا ہوا۔

ایک ارمان

ایک دفعہ سیر کرتے ہوئے میں نے دریافت کیا۔ کہ آپ نے بہت ترقی کی ہے۔ اور اس وجہ سے آپ کے تمام کے تمام ارمان نکل گئے ہوں گے۔ کوئی اور عہدہ ایسا بھی ہے۔ جس کا آپ کو ارمان ہو۔ آپ نے فرمایا عزت اور ذلت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ البتہ ایک ارمان دل ہی میں رہ گیا۔ جو میں اپنی موت کے وقت بھی ساتھ لے جاؤں گا۔ اور جو کبھی پورا نہیں ہو سکتا۔ وہ یہ ہے کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ دیکھا۔ میرے خاندان کے آدمیوں نے بیعت کی۔ یہاں تک کہ میرا لڑکا چودھری محمد شریف بفضلہ تعالیٰ صحابی ہے۔ لیکن میں اس درجہ سے محروم رہا۔ آپ نے فرمایا:-

"گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں"

ایسے احباب کو جن پر صداقت کھل چکی ہو۔ مگر وہ کسی دنیوی رکاوٹ کے ماتحت ابھی تامل میں ہیں۔ ایسے دوستوں سے میں کہتا ہوں۔

من نہ کردم شما حذر بکنید

ایسا نہ ہو کہ اس تامل اور تردد میں موت آجائے۔ اور امام وقت کی شناخت سے محروم رہ جاؤ۔ اس لئے بیعت میں کبھی توقف نہ کرو۔

اوصاف حمیدہ

جناب نواب چودھری محمد دین صاحب موصی تھے۔ اور نہایت خلیق ۔ رحمدل۔ منصف مزاج اور ہمیشہ سچ بولنے والے ۔ خدا کا خوف رکھنے والے۔ اور غریبوں کی مدد کرنے والے تھے۔ رات کا اکثر حصہ عبادت میں صرف کرتے تھے۔ اور سلسلہ کی خدمات کا دل میں بہت جوش رکھتے تھے۔ باوجود پیرانہ سالی کے سلسلہ کے کاموں میں نوجوانوں سے بڑھ چڑھ کر شوق اور مستعدی سے حصہ لیتے تھے۔

دعائے مغفرت

ماہ رمضان میں آپ کی وفات ہوئی ہے۔ جو مبارک مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ اپنی برکتیں ان پر نازل فرماوے۔ اور جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے۔ اللہ تعالیٰ ان کے صاحبزادوں اور صاحبزادیوں اور دیگر عزیزوں کو صبر کی توفیق دے۔ اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

وفات

میاں راجہ خاں صاحب احمدی والد میاں محمد خاں صاحب درویش قادیان مورخہ ۱۹؍ بروز منگل بوقت شام اس جہان فانی سے کوچ کر گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت مخلص اور دیندار احمدی تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے پانچ چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے ہیں۔ احباب کرام دعا فرمادیں۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

احمدی مبلغین کے ذریعہ جرمنی میں تبلیغ اسلام

اسلام اور پاکستان کے موضوع پر دو لیکچر —— تربیتی اجلاس اور ملاقاتیں

رپورٹ ہیمبرگ مشن ماہ جون ۱۹۴۹ء

(از مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب بی اے واقف زندگی)

مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام اور اس کے نیک نتائج صداقت احمدیت کا بیّن اور روشن ثبوت ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام:۔
"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(تذکرہ صفحہ ۳۱۲) پوری کامیابی سے پورا ہو رہا ہے۔ دنیا کے کناروں تک خدام احمدیت باوجود مخالف حالات کے اسلام کی تبلیغ کا کام خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سرانجام دے رہے ہیں۔ جرمنی میں ماہ زیر رپورٹ میں بھی بدستور تبلیغ احمدیت اور تربیت کا کام جاری رہا۔ احباب کے ملاحظہ کے لئے مختصر طور پر رپورٹ کارگذاری عرض ہے۔

ایک سوسائٹی کے زیر اہتمام تقریر

ہیمبرگ کی ایک مشہور سوسائٹی یونیورسل لیگ کے صدر مسٹر OSCAR-BYEMANN نے خاکسار کو اپنی لیگ کی میٹنگ میں ۲ جون کو تقریر کی دعوت دی۔ خاکسار نے ان کی خواہشات کے مطابق "اسلام اور پاکستان" کے موضوع پر تقریر کی۔ حاضری پچاس افراد پر مشتمل تھی۔ خاکسار نے پاکستان کے جغرافیائی۔ اقتصادی۔ کلچرل۔ پولیٹیکل اور سوشل حالات کو پیش کیا۔ اس ضمن میں اسلام کے اقتصادی نظام پر بحث کرتے ہوئے کمیونزم کی خرابیوں پر سیر کن بحث کی۔ خصوصاً اس امر پر زور دیا کہ جب تک دنیا میں امیر و غریب کے درمیان غیر طبعی خلیج حائل ہے دنیا میں کبھی بھی امن قائم نہیں ہو سکتا۔ اور جب تک اس خلیج کو دور کرنے اور غرباء کے حقوق کے تحفظ کی طرف توجہ نہ کی گئی۔ اس وقت تک کمیونزم کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس سلسلہ میں اسلام کی زکوٰۃ۔ سود کی ممانعت اور قانون وراثت پر روشنی ڈالتے ہوئے ثابت کیا کہ اسلام کس طرح طبعی طریق پر امراء اور غرباء کے درمیان مساوات پیدا کرنے کی تعلیم دیتا ہے اس بات کو بھی پیش کیا کہ اسلامی حکومت تمام افراد کی رہائش اور ضروریات زندگی کو مہیا کرنے کی ذمہ دار ہے۔ پھر مذہب اور پاکستان کے ضمن میں اسلام کی دیگر تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ توحید باری تعالیٰ تمام انبیاء پر ایمان۔ اخوت اسلامی۔ اسلام کی امن عالم کے متعلق تعلیم اور بعثت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیش کیا۔ تقریر بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہی۔ اور حاضرین نے گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ تقریر چونکہ لمبی تھی اور وقت زیادہ ہو چکا تھا اس لئے سوالات کے لئے موقع نہ دیا جا سکا آئندہ اس سوسائٹی کے زیر اہتمام "اسلام میں عورت کا درجہ" کے موضوع پر تیسری تقریر ہو گی۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ماہ زیر رپورٹ کی دوسری تقریر

ماہ زیر رپورٹ میں Young Socialists کی مجلس نے بھی تقریر کی دعوت دی۔ ان کی خواہش بھی چونکہ پاکستان کے متعلق حالات پر مشتمل تقریر سننے کی تھی۔ اس لئے خاکسار نے مذکورہ بالا تقریر کو ہی بعض تبدیلیوں کے ساتھ ۱۸ جون کو ان کی مجلس میں پیش کیا۔ اس دفعہ تقریر کے بعد دیر تک سوالات کا سلسلہ جاری رہا۔ اسلام میں عورت کی پوزیشن کا مسئلہ بالخصوص زیر بحث رہا۔ خاکسار نے بتایا کہ اسلام میں عورت اور مرد کے حقوق مساوی ہیں اور اسلام عیسائیت کی طرح یہ تعلیم نہیں دیتا کہ مرد خدا کے لئے اور عورت مرد کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ بلکہ مرد و عورت دونو وصال الٰہی کے حصول کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور اسلام اس بارہ میں دونوں میں فرق نہیں کرتا۔ نیز بتایا کہ اسلام عورت کی عزت اور آبرو کے تحفظ کے لئے مرد و عورت کے آزادانہ اختلاط کی اجازت نہیں دیتا۔ اور اسی سلسلہ میں اسلام کی پردہ کے ماتحت تعلیم کو پیش کرنے کا موقع ملا۔ ایک صاحب کے سوال کے جواب میں اسلام اور عیسائیت کی تعلیمات کا باہمی موازنہ کرنے اور اسلامی تعلیمات کی برتری کو ثابت کرنے کا موقع ملا۔

ہفتہ وار تربیتی اجلاس

ہفتہ وار تربیتی اجلاس بھی بفضلہ تعالیٰ باقاعدگی سے جاری رہے۔ ہر ہفتہ احباب جماعت جمع ہوتے رہے۔ ان اجلاس میں خاکسار نے تربیتی امور کے بارہ میں تقاریر کیں۔ اسلام کے روحانی نظام کے موضوع پر اظہار خیالات کرتے ہوئے خاکسار نے بعض ایمان افروز واقعات حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور بعض اولیائے اسلام کی زندگی پر مشتمل پیش کئے۔ اور پھر اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کی قربانیوں کو پیش کیا۔ بالخصوص وقف جائیداد، وقف زندگی اور دیگر تحریکات پر روشنی ڈالی۔ ان تقاریر کے علاوہ کام کو وسیع کرنے کے متعلق احباب سے تبادلہ خیالات کرنے کے مواقع بھی ملتے رہے۔ یہ اجلاس بفضلہ تعالیٰ احباب کی تربیت کے سلسلہ میں مفید ثابت ہو رہے ہیں۔

تربیتی ملاقاتیں

تربیتی اجلاس کے علاوہ خاکسار احباب سے فرداً فرداً بھی ملتا رہا۔ چنانچہ عرصہ زیر رپورٹ میں برادرم عبدالکریم صاحب ڈنکر کے ہاں تین دفعہ جانے کا موقعہ ملا اور برادرم موصوف چار دفعہ خاکسار کے ہاں ملاقات کے لئے آئے۔ اپنی اسلامی بہن منصورہ سے چھ دفعہ ملاقات کی۔ ہماری یہ بہن ہمیشہ مشن کے کاموں میں دلچسپی لیتی ہیں اور اخلاص سے خاکسار کی امداد کرتی رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے برادرم امین عبدالرحمٰن صاحب NEU-HAUS دو دفعہ ملنے کے لئے آئے۔ یہ دوست مجھ سے قرآن کریم پڑھ رہے ہیں۔ اسی طرح برادرم عمر شوبرٹ کے ہاں دو دفعہ جانے کا موقعہ ملا۔ خاکسار احباب کی تربیت میں خاص طور پر کوشاں رہا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان ممالک میں تربیت کا کام بہت اہم اور نازک ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ تمام احباب کے ایمان اور اخلاص میں ترقی عطا فرمائے اور انہیں حقیقی معنوں میں خدام احمدیت بننے کی توفیق دے۔ آمین۔

تبلیغی ملاقاتیں

تربیت کے علاوہ تبلیغ کے بھی بفضلہ تعالیٰ مواقع ملتے رہے۔ تبلیغی اجلاس کا اوپر ذکر کر چکا ہوں۔ ماہ زیر رپورٹ میں انفرادی تبلیغی ملاقاتوں کے بھی بفضلہ تعالیٰ مواقع ملتے رہے۔ ایک روز اپنے احمدی بھائی امین عبدالرحمٰن صاحب کے ہاں گیا۔ اور ان کے والدین سے (جو ابھی سلسلہ میں داخل نہیں) اسلام کے متعلق گفتگو کی۔ ایک روز ایک دوست مسٹر Rohm سے تبلیغی گفتگو کی اور اپنے مشن کے متعلق انہیں واقفیت بہم پہنچائی۔ محکمہ ریڈیو کے ایک افسر مسٹر WILKENS سے دو گھنٹہ تک اسلام اور احمدیت کے متعلق گفتگو کی۔ اپنی اسلامی بہن منصورہ کے والد محترم سے ایک روز گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ Mrs BRANDES بدستور زیر تبلیغ ہیں۔ اسی طرح برادرم عبدالکریم صاحب ڈنکر کی اہلیہ محترمہ بھی زیر تبلیغ ہے۔ ایک دوست مسٹر BRANDES ہمارے تربیتی اجلاس میں شامل ہوتے ہیں۔ اور ہمارے ساتھ نمازیں پڑھتے ہیں۔ اسی طرح ہیمبرگ یونیورسٹی کے پروفیسر عربک مسٹر شفیع بھی ہماری میٹنگوں میں باقاعدگی کے ساتھ شامل ہوتے رہتے ہیں۔ احباب سے ان کی ہدایت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مختصر طور پر رپورٹ کارگذاری عرض کرنے کے بعد یہ عاجز اپنے پیارے آقا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور احباب جماعت سے درخواست کرتا ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے تبلیغ اور تربیت کے کام کو خوش اسلوبی اور کامیابی سے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ بہت عظیم الشان کام ہمارے سپرد ہے ہمارے ذرائع محدود ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر ہمیں پورا یقین ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد از جلد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقاصد کو کامیاب پورا فرمائے اور وہ دن جلد آئے جبکہ ہم سعید روحوں کو جوق در جوق حلقہ بگوش احمدیت ہوتے دیکھ سکیں اور اسلام کا پرچم اکناف عالم میں لہراتا ہوا نظر آئے۔

قادیان خط لکھتے ہوئے پتہ احتیاط سے لکھیں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

امیر جماعت احمدیہ قادیان مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل کے تازہ خط سے معلوم ہوا ہے کہ پنڈت کنج بہاری لال نے قادیان میں ایک نیا فتنہ کھڑا کیا ہے اور وہ یہ کہ مقامی ڈاکخانہ میں اس نے اپنا پتہ اس طرح رجسٹر کرایا ہے کہ:۔

"کنج بہاری لال امیر جماعت قادیان"

اس سے اس کا مقصد یہ ہے کہ جو ڈاک امیر جماعت احمدیہ قادیان کے نام جائے وہ اس کے پاس پہنچ جایا کرے اور یہ رجسٹریشن اس نے کرائی گئی ہے۔ اس لئے دوستوں کی اطلاع اور ہدایت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ قادیان میں کوئی خط محض "امیر جماعت قادیان" کا پتہ لکھ کر نہ بھیجا جائے۔ بلکہ احتیاطاً اس میں یہ کہ صرف "امیر جماعت احمدیہ قادیان" بھی نہ لکھا جائے۔ بلکہ اس کے ساتھ امیر جماعت کا نام یعنی "مولوی عبدالرحمٰن صاحب مولوی فاضل" بھی ضرور لکھا جائے۔

اسی طرح صدر انجمن احمدیہ قادیان کے باقی عہدہ داروں کے نام بھی خط لکھتے ہوئے صرف عہدہ نہ لکھا جائے بلکہ نام بھی ساتھ ضرور درج کیا جائے۔ مثلاً صرف ناظر امور عامہ قادیان نہ لکھا جائے بلکہ مولوی برکات احمد صاحب ناظر امور عامہ جماعت احمدیہ قادیان لکھا جائے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور

معذرت

(از حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

بسبب مرض نزول الماء (موتیا بند) میری آنکھوں پر غبار بہت ہو گیا ہے جس سے لکھنا پڑھنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔ تاہم جو دوست دعا کے واسطے خط لکھتے ہیں میں ان کے لئے دعا ضرور کرتا ہوں لیکن خط نہیں لکھ سکتا۔ خط نہ لکھنے سے یہ نہ سمجھا جائے کہ دعا نہیں کی۔ مفتی محمد صادق

ربوہ معرفت پوسٹ ماسٹر چنیوٹ

شمس و قمر کی گواہی

(از عبد الحمید صاحب آصف)

۱۳۱۱ھ کے رمضان میں یعنی آج سے پورے ۵۷ سال قبل تمام دنیا نے چاند اور سورج کو اس بات کی گواہی دیتے ہوئے دیکھا تھا۔ کہ اس دنیا کو تباہی و بربادی سے بچانے والا امن اور صلح کا شہزادہ یعنی امام مہدی اور مسیح محمدی نازل ہو چکا ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ تیرہ سو سال سے زیادہ عرصہ گذرا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا آيَتَيْنِ لَمْ تَكُونَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ (دار قطنی) یعنی ہمارے مہدی کے دو نشان ہیں وہ کبھی نہیں ہوئے۔ یعنی کبھی کسی دوسرے کے لئے ظاہر نہیں ہوئے۔ جب سے کہ زمین آسمان پیدا کئے گئے ہیں اور وہ یہ ہیں کہ (۱) رمضان کی رات کے اول میں چاند کو گرہن لگیگا۔ اور (۲) اسی رمضان کے نصف میں سورج کو گرہن لگیگا۔ بعض متاخرین نے اس حدیث کی شرح میں یہ لکھا ہے۔ کہ رمضان کی رات کے اول میں چاند کو گرہن لگیگا۔ اس سے یہ مراد ہے۔ کہ چاند کو جن تاریخوں میں قدرت کے مقررہ قانون کے مطابق گرہن لگا کرتا ہے یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵ کو ان تینوں راتوں میں سے پہلی رات یعنی تیرہویں تاریخ کو چاند گرہن لگے گا۔ اسی طرح سورج گرہن کے دنوں میں سے یعنی ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹ چاند کی تاریخوں کے نصف یعنی اٹھائیسویں تاریخ کو جو ان تاریخوں کا نصف ہے۔ سورج کو گرہن ہوگا۔ جیسا کہ احوال الآخرت مصنفہ میاں محمد صاحب میں لکھا ہے کہ

تیرھویں چن ستیہویں سورج گرہن ہوسی اس سالے
اندر ماہ رمضانے لکھیا اک روایت والے

نوٹ:۔ اس شعر میں ستائیس تاریخ سہو کاتب معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ حساب کی رُو سے اٹھائیس تاریخ بنتی ہے)

مندرجہ بالا حدیث کی پیشگوئی جب ابھی پوری نہیں ہوئی تھی۔ یعنی ۱۳۱۱ھ سے قبل کا لٹریچر اٹھا کر دیکھ لیا جائے۔ علماء کے گروہ نے اس حدیث کو امام مہدی کی آمد کی شہادت کے طور پر پیش کیا ہے اور یہ حدیث صرف دار قطنی نے ہی پیش نہیں کی بلکہ بیہقی [illegible] اپنی کتاب میں اس کی مانند ایک حدیث لایا ہے۔ اور ایسا ہی بعض دوسرے محدث بھی ۱۳۱۱ھ سے قبل علماء خسوف اور کسوف کا سخت انتظار کر رہے تھے۔ اور اس کا ایسا انتظار کر رہے تھے جیسا کہ ہلال عید کا انتظار کیا جاتا ہے۔ مگر زمانہ کا رنگ دیکھئے۔ یہ زبردست پیشگوئی جو خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت پر ایک زبردست دلیل ہے جب ۱۳۱۱ھ میں پوری ہوئی۔ اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے ۱۳۰۷ھ میں امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اور علماء نے آپ پر یہ اعتراض کیا تھا۔ کہ اگر تم سچے ہو۔ تو وہ خسوف اور کسوف کا نشان کہاں گیا۔ تو اس کا جواب حضور نے یہ دیا تھا۔ کہ اگر میں سچا ہوں۔ تو خدا تعالیٰ اس نشان کو بھی میری صداقت کے لئے ظاہر کردے گا۔ جب یہ دو نشان کسوف اور خسوف کے حضرت امام مہدی کی صداقت کے لئے ظاہر ہوئے تو علماء نے یہ سمجھ لیا۔ کہ لو اب تو صداقت مرزا صاحب کی ثابت ہو گئی۔ انہوں نے یہ جھٹ کہہ دیا کہ یہ حدیث ہی ضعیف ہے۔ اور جھوٹی ہے۔ ۱۳۱۱ھ کے بعد کا علماء کا لٹریچر آپ اس بات سے بھرا پائیں گے۔ کہ یہ حدیث کسوف اور خسوف والی جھوٹی ہے۔ اور اس سے قبل کا لٹریچر اس بات کی گواہی دے رہا ہے۔ کہ یہ حدیث سچی ہے۔ اب ناظرین خدا لگتی کہیں کہ ۱۳۱۱ھ سال جس حدیث کو علماء کا گروہ سچا کہتا آیا ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ نے اپنی فعلی شہادت سے ثابت کر دیا۔ کہ یہ میرے پیارے رسول کی ایک زبردست پیشگوئی ہے۔ جو سچوں کا مصداق ہے۔ اور خدا تعالیٰ جھوٹوں کے قول کو کبھی سچا نہیں کر سکتا۔ اس حدیث کو محض اس لئے کہ اس سے مرزا صاحب کا امام مہدی ہونا ثابت ہوتا ہے جھوٹا کہہ دینا جھوٹوں کا کام نہیں تو اور کن کا ہے اس حدیث میں چار باتیں بیان کی گئی تھیں۔

۱۔ رمضان کا مہینہ ہوگا۔ (۲) سترھویں رمضان کو چاند کو گرہن ہوگا۔ (۳) اٹھائیسویں رمضان کو سورج کو گرہن ہوگا۔ (۴) اس رمضان میں امام مہدی موجود ہوگا۔ تا یہ نشان اس کی صداقت پر گواہ ہوں۔ اب ان چاروں باتوں کو اکٹھا کر دینا کسی جھوٹے کا کام ہے۔ یا اس قادر مطلق کا جس نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا ہے؟

مسلمانو! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پیشگوئی فرمائی تھی۔ وہ رمضان کے مہینہ میں ۱۳۱۱ھ میں پوری ہو چکی۔ وہ پیشگوئی جس کی صداقت کے لئے کی گئی تھی۔ یعنی امام مہدی وہ ظاہر ہو چکا۔ اگر آپ رمضان کی برکات سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ اگر آپ اپنی قوم کی ترقی دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو جلدی کریں اور امام مہدی کی جماعت میں شامل ہو جائیں۔ کیونکہ یہی وہ واحد اور خدا تعالیٰ کی آخری جماعت ہے۔ جو اس وقت اسلام کے احیاء کے لئے کھڑی ہے۔ اور مالی اور جانی قربانیوں سے اسلام کے قیام کو دنیا کے کناروں تک پہنچا رہی ہے۔ کوئی ہے جو ہماری آواز پر کان دھرے؟

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا!
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے:۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۱۴۹۵: میں پیر محمد لاڈجی ولد شیخ چاند صاحب عمر ۵۲ سال ساکنہ یادگیر ڈاکخانہ خاص ضلع گلبرگہ حیدرآباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۱۰-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائداد غیر منقولہ بصورت مکان واقعہ محلہ کالا چبوترہ یادگیر ہے۔ جس کی قیمت کا اندازاً مبلغ ۳۰۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ہے۔ اور ایک اراضی موقوعہ یادگیر [illegible] روپیہ سکہ عثمانیہ کی ہے۔ اور جائداد منقولہ بصورت اثاثہ البیت، زیورات نقرئی و طلائی و نقد مبلغ ۱۵۵۰ اس طرح جملہ جائداد کی قیمت دس ہزار -/۱۰۰۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ہے۔ اس کے علاوہ میری ماہوار آمد مبلغ ایک سو روپیہ سکہ عثمانیہ ہے۔ میں جائداد اور آمد ہر دو کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری وفات کے وقت جو جائداد ثابت ہوگی۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ جو رقم میں اپنی زندگی میں بمد وصیت ادا کروں۔ وہ میری رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ العبد: پیر محمد لاڈجی گواہ شد: محمد عبد الحی امیر جماعت احمدیہ یادگیر گواہ شد: محمد اسمٰعیل مولوی فاضل وکیل ہائی کورٹ سیکرٹری مال جماعت یادگیر ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۸ء

وصیت نمبر ۱۱۴۹۶: میں خدیجہ بی زوجہ محمد محسن صاحب عمر ۵۲ سال ساکن یادگیر ضلع گلبرگہ حیدرآباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۱۰-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ البتہ جائداد منقولہ زیورات طلائی جو تیرہ ۲ تولہ زیورات نقرئی پازیب وتوڑے ۸۰ تولہ اندازاً مجموعی قیمت اللمائہ روپیہ سکہ عثمانیہ میں جو رہن ہیں۔ واگذاشت کرنے کے بعد مرکز کو دوں گی اور میرا حق مہر مبلغ سات صد پچیس -/۷۲۵ روپیہ ہے۔ جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ ان سب کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی ماہوار آمد نہیں ہے۔ البتہ میرے شوہر مجھ کو ۲ ماہوار جیب خرچ دیتے ہیں۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ بوقت وفات جو جائداد بھی میری ثابت ہو۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ جو رقم میں اپنی زندگی میں ادا کردوں۔ وہ میری رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ الامۃ خدیجہ بی زوجہ محمد حسین ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۸ء گواہ شد: محمد حسین شوہر موصیہ۔ گواہ شد: محمد عبد الحی احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر گواہ شد: محمد اسمٰعیل مولوی فاضل وکیل ایڈووکیٹ یادگیر ضلع گلبرگہ

وصیت نمبر ۱۱۴۹۷: میں محبوب بی زوجہ فیض احمد صاحب عمر ۱۹ سال ساکن یادگیر ڈاکخانہ خاص ضلع گلبرگہ حیدرآباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۱۰-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اس وقت میری کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ جائداد منقولہ میں اس وقت ایک آرن طلائی قیمتی ۲۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ایک طلائی چھڑا قیمتی مبلغ ۱۳۰ روپیہ ایک چین نقرئی قیمتی ۲۵ روپیہ تنگے چھ ماشہ طلائی قیمتی ۶۵ روپیہ:۔ اس طرح جملہ قیمت مبلغ (۳۰۰) روپیہ سکہ عثمانیہ ہے۔ نیز میرا مہر -/۵۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ہے۔ جو میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔ ان سب کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں اس کے علاوہ میری کوئی ماہوار آمد نہیں ہے۔ اس کے علاوہ میری جو جائداد بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ جو رقم میں اپنی زندگی میں ادا کروں گی۔ وہ میری رقم وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ الامۃ: محبوب بی۔ گواہ شد فیض احمد شوہر موصیہ۔ گواہ شد: محمد اسمٰعیل مولوی فاضل وکیل ہائیکورٹ

وصیت نمبر ۱۱۴۹۸: میں محمد محسن ولد عبد الکریم صاحب نشان مسیح موعود سنگ دیوانہ عمر ۳۲ سال ساکن یادگیر ڈاکخانہ خاص ضلع گلبرگہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۱۰-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد غیر منقولہ ایک مکان واقعہ محلہ اتاد شریف یادگیر قیمتی اندازاً الصمار روپیہ سکہ عثمانیہ میرے اور میرے بھائی فیض احمد کے درمیان مشترکہ ہے۔ میں اپنے حصہ کی المائنہ ۷۵ روپیہ سکہ عثمانیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی اور جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ میری تنخواہ اس وقت ۳۵ روپیہ سکہ عثمانیہ ماہوار ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں اس کے علاوہ میری وفات کے وقت میری جس قدر جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ جو رقم میں اپنی زندگی میں ادا کر دوں اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ العبد: محمد محسن ولد عبد الکریم صاحب گواہ شد: فیض احمد احمدی برادر موصی۔ گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل مولوی فاضل وکیل ہائیکورٹ و سیکرٹری مال یادگیر:۔

وصیت نمبر ۱۱۴۹۹: میں غلام حسین ولد عبد النبی صاحب عمر ۴۸ سال ساکن یادگیر حیدرآباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۱۰-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد غیر منقولہ بصورت مکان موقوعہ محلہ مسلم پورہ قیمتی -/۵۰۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ اور جائداد منقولہ بصورت سرمایہ تجارت بیس ہزار روپیہ سکہ عثمانیہ کی ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری ماہوار آمد جو میں اپنے گھر کے گذارہ کے لئے دیتا ہوں۔ ایک سو روپیہ سکہ عثمانیہ ہے۔ جس کے

۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد بوقت وفات ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ جو رقم میں اپنی زندگی میں ادا کر دوں۔ وہ رقم حصہ وصیت سے منہا کر دی جائے گی۔ العبد: غلام حسین
گواہ شد: محمد عبد الحی امیر جماعت احمدیہ یادگیر۔
گواہ شد: محمد اسمٰعیل مولوی فاضل وکیل ہائی کورٹ سیکرٹری مال جماعت یادگیر۔

وصیت ۱۱۵۰۰: میں فیض احمد ولد عبد الکریم صاحب دلشان مسیح موعود سنگ [illegible] عمر ۴۴ سال یادگیر ضلع گلبرگہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ بتاریخ ۱/۲۷/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد غیر منقولہ ایک مکان واقعہ [illegible] یادگیر قیمتی اندازاً ۱۵۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ میرے اور میرے بھائی محمد محسن صاحب کے درمیان مشترک ہے۔ اپنے حصہ کی حد تک ۷۵۰/ روپیہ سکہ عثمانیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ میری تنخواہ اس وقت [illegible] روپیہ سکہ عثمانیہ ماہوار ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ لیکن یہ معلوم ہوا ہے کہ حیدرآباد کے مجلس مقننہ جس کا میں ایم۔ ایل۔ اے ہوں۔ اور جس کا معاوضہ دو سو روپیہ مذکورہ ہے ختم ہونے والی ہے۔ ایسی صورت میں میری ماہوار آمد جو بھی ہو گی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ میری وفات کے وقت میری جو جائداد بھی ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ جو رقم میں اپنی زندگی میں وصیت کے مد میں ادا کر دوں۔ اس قدر رقم وصیت سے منہا کر دی جائے گی۔
العبد: فیض احمد: گواہ شد: محمد عبد الحی امیر جماعت احمدیہ یادگیر ضلع گلبرگہ حیدرآباد دکن۔ گواہ شد: محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل ہائی کورٹ وکیل یادگیر ضلع گلبرگہ حیدرآباد دکن
گواہ شد: محمد محسن احمدی برادر موصی۔

وصیت ۱۱۵۰۱: میں محمد اسحاق ولد محمد ابراہیم صاحب عمر ۴۴ سال ساکن یادگیر ڈاکخانہ خاص ضلع گلبرگہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۴/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں۔ البتہ جائداد منقولہ اثاث البیت نقدی وغیرہ قیمتی ۱۵۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد ۷۵ روپیہ سکہ عثمانیہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ بوقت وفات میری جائداد جو بھی منقولہ وغیر منقولہ ثابت ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔

العبد: محمد اسحٰق احمدی: گواہ شد: محمد اسمٰعیل مولوی فاضل وکیل ہائی کورٹ گواہ شد: محمد اسمٰعیل غوری

۱۱۵۰۲: میں نذیر احمد ولد غلام حسین عمر ۲۵ سال ساکن یادگیر ڈاکخانہ خاص ضلع گلبرگہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰/۴۸ ۳۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ البتہ میرے والد مجھے ۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ دیتے ہیں۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری وفات کے وقت میری جو جائداد بھی ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔
العبد: نذیر احمد احمدی: گواہ شد: غلام حسین والد موصی۔ گواہ شد: محمد اسمٰعیل وکیل ہائیکورٹ

۱۱۵۰۳: میں زہرہ بی بی زوجہ فقیر محمد صاحب عمر ۳۰ سال ساکن یادگیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰/۴۸ ۳۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اس وقت میری کوئی جائداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے البتہ میرا حق مہر مبلغ ۱۲۵ روپیہ سکہ عثمانیہ تھا۔ لیکن میرے شوہر مجھے ۵/ روپے سکہ عثمانیہ ماہوار جیب خرچ بھی دیتے ہیں۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ بوقت وفات میری جس قدر جائداد ہو گی۔ اس پر بھی اس وصیت کا اطلاق ہو گا۔ الامۃ: زہرہ زوجہ فقیر محمد صاحب۔
گواہ شد: فقیر محمد خاوند موصیہ: گواہ شد غلام حسین احمدی
گواہ شد: محمد اسمٰعیل مولوی فاضل وکیل۔

وصیت ۱۱۵۰۴: میں حاجی محمد ولد نبی بخش صاحب عمر ۶۱ سال ڈنگہ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰/۴۸ ۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ الف: ایک سکنی مکان واقعہ موضع ڈنگہ ضلع گجرات جس کی قیمت ۵۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ۸/۷/۰ روپے بصیغہ الاؤنس ہے۔ میں تازیست اپنی اس ماہوار آمد کا ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ بمد وصیت کر کے رسید حاصل کر لوں تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا سمجھی جائیگی نیز بوقت وفات میری جس قدر جائداد ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔
العبد: حاجی محمد عالدار و برجیہ ڈاکخانہ تنگی ضلع پشاور گواہ شد: معین الدین امام الصلوٰۃ انجمن احمدیہ مردان گواہ شد چراغ الدین مبلغ سلسلہ مردان۔

وصیت نمبر ۱۱۵۰۵: میں صفیہ بیگم زوجہ چوہدری علی محمد صاحب عمر ۲۰ سال ساکن گھنوکے ججہ ڈاکخانہ قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائداد حسب ذیل ہے حق مہر ۳۰۰/- روپیہ ہے جس میں سے ایک صد روپیہ میں نے بصورت زیورات وصول پا لیا تھا نیز پانچ روپے ماہوار جیب خرچ مجھے اپنے خاوند کی طرف سے ملتے ہیں۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی میری جائداد جو بھی بوقت وفات ثابت ہو گی اس پر بھی میری اسی وصیت کا اطلاق ہو گا۔
الامۃ: صفیہ بیگم زوجہ چوہدری علی محمد موصی
واقف زندگی۔ حال وارد لاہور
گواہ شد: علی محمد غزنی موصی ۱۰۲۰۸ دفتر وکیل الصنعت والحرفت خاوند موصیہ۔ گواہ شد: رحمت اللہ خاں موصی وصیت نمبر ۸۸۰۳۔ ریکارڈ برانچ لاہور کارپوریشن لاہور

وصیت نمبر ۱۱۵۰۶: میں امۃ الحمید زوجہ محمد یعقوب خاں صاحب عمر ۲۷ سال سکنہ سمندری ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر مبلغ ۲۰۰/- روپیہ ہے جو ابھی ادا نہیں ہوا اور بذمہ خاوند ہے۔ زیور کانٹے ایک تولہ سونے کی ۲ ماشہ انگوٹھی تین ماشہ جن کی مجموعی قیمت ۱۷۵ روپیہ ہے اور مبلغ ۳۰۰/- روپیہ نقد بذمہ خاوند ہے کل مبلغ ۶۷۵ روپیہ ہوا۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں اور یہ بھی اقرار کرتی ہوں کہ اگر اس کے علاوہ اور کوئی جائداد پیدا ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کو کرتی رہوں گی۔ العبد: بقلم خود امۃ الحمید زوجہ محمد یعقوب سمندری ضلع لائلپور۔ گواہ شد محمد یعقوب خاں ٹھیکیدار۔ گواہ شد: محمد شریف ہیڈ اپرنٹس ٹیلیفون دفتر گوجرہ حال سمندری موصی ۳۱۷۷

وصیت نمبر ۱۱۵۰۷: میں بیگم بی بی زوجہ نادر علی صاحب عمر ۷۰ سال ساکن پاکپتن ضلع منٹگمری بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ صرف یکصد روپیہ ہے۔ جس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں اگر میری وفات کے وقت میری کوئی اور جائداد ثابت ہو گی تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی اور اگر اپنی زندگی میں وصیت کردہ جائداد سے کچھ رقم اپنی زندگی میں ادا کر دوں۔ تو وہ رقم اس سے منہا سمجھی جائے گی۔
الامۃ: مسماۃ بیگم بی بی زوجہ نادر علی صاحب مرحوم
گواہ شد: محمد عاشق واقف زندگی محلہ بشارت پاکپتن۔ گواہ شد: چوہدری غلام احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ پاکپتن

وصیت نمبر ۱۱۵۱۵: میں شیخ گلزار محمد پٹواری ولد شیخ مہر علی صاحب سکنہ شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۱/۴۸ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت ماہوار آمد مبلغ ۵۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ یا ورثہ میں آ گئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ میری وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو گا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔
العبد: گلزار محمد پٹواری حلقہ شیخوپورہ حال جہ گواہ شد: حکیم مرغوب اللہ صاحب احمدی گواہ شد: سید ولایت شاہ علی عنہ انسپکٹر وصایا۔

ضرورت رشتہ
میری بیوی فوت ہو گئی ہوئی ہے۔ مجھے بیوہ عورت کے رشتہ کی ضرورت ہے۔ جو کم از کم ۳۰ یا ۳۵ سال کی عمر سے کم نہ ہو۔ اور کوئی بچہ بھی ساتھ نہ ہو میرے بچے سب بالغ ہیں۔ صرف ایک بچہ میرے زیر پرورش ہے۔ جو کہ پڑھتا ہے۔ اس کی عمر ۸ سال ہے۔ میری عمر ۵۰ برس کی ہے۔ عورت عقلمند ہونی چاہیئے۔ جو کہ بچوں کو اپنی اولاد بنا کر رکھے
نوٹ: میں لوہار ہوں۔ قوم کی کوئی تخصیص نہیں ہے خواہ کوئی قوم ہو۔
مستری محمد صدیق واقف۔ کنٹری فیکٹری جھنگ۔ شہر

کل پاکستان زراعتی کانفرنس

امداد دینے کی سکیموں پر غور وخوض

کراچی ۲۴ جولائی۔ پاکستان کے وزیر زراعت پیرزادہ عبدالستار کی زیر صدارت کل پاکستان زرعی ترقی کی کانفرنس کا سہ روزہ اجلاس یہاں ۲۴ اگست کو شروع ہوگا۔ صوبوں کی نمائندگی ان کے وزراء زراعت کریں گے۔ کانفرنس کا مقصد پاکستان کی زراعتی ترقی کے لئے مرکزی حکومت کی ایک کروڑ روپیہ کی امداد کو خرچ کرنے کے طریقوں کو آخری شکل دینا ہے۔ یہ امداد موجودہ مالی سال کے لئے ہے۔ وزارت زراعت نے اس امداد کو تقسیم کرنے کے سلسلہ میں جو سکیمیں تیار کی ہیں۔ ان میں پمپ کے ذریعہ آبپاشی زمین کو قابل کاشت بنانے۔ مشینی کاشتکاری اور آبپاشی کی چھوٹی چھوٹی سکیمیں شامل ہیں۔ ان پر غور کرنے کے علاوہ کانفرنس صوبائی حکومتوں کی تجاویز پر بھی غور کرے گی۔ جن کی صوبائی حکومتوں سے کچھ عرصہ قبل درخواست کی گئی تھی۔ پیرزادہ عبدالستار اور صوبائی حکام کے درمیان ان سفارشات پر پہلے ہی غیر رسمی طور پر پیرزادہ کے صوبوں کے حالیہ دورہ کے دوران میں بحث و تمحیص ہو چکی ہے۔

اس بات کا بھی امکان ہے کہ کانفرنس میں ان دو رپورٹوں پر بھی غور کیا جائے۔ جو پاکستان کی وزارت زراعت کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر ایچ۔ ایس۔ ایم اسحٰق غیر منقسم حکومت ہند کے سابق غذائی سیکرٹری سر رابرٹ ہچنگس نے تیار کی ہیں۔ سر رابرٹ نے حال ہی میں حکومت پاکستان کی دعوت پر ملک کا دورہ کیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ ان رپورٹوں میں ملک کے غذائی مسائل پر بحث کی گئی ہے۔ اور ان کے حل پیش کئے گئے ہیں۔ (اسٹار)

صوبہ مسلم لیگ جنرل کونسل کا اجلاس

لاہور ۲۵ جولائی۔ صوبہ مسلم لیگ مغربی پنجاب کی جنرل کونسل کا اجلاس مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۴۹ء بروز جمعرات بوقت ۱۰ بجے صبح دفتر صوبہ مسلم لیگ میں منعقد ہوگا۔ ایجنڈا حسب ذیل ہوگا۔

(۱) جنرل سیکرٹری فنانشل سیکرٹری اور جائنٹ سیکرٹری کا انتخاب (۲) عہدہ داران کی تعداد میں اضافہ اور بشرط منظوری مزید عہدہ داروں کا (۳) دیگر امور بہ اجازت صاحب صدر

نوٹ:۔ اجلاس میں صرف وہ قراردادیں پیش ہوسکیں گی جو ۷ اگست ۱۹۴۹ء تک دفتر صوبہ مسلم لیگ میں پہنچ جائیں گی۔

(محمد یامین قائمقام جنرل سیکرٹری صوبہ مسلم لیگ مغربی پنجاب)

سرخ فوجیں تین ہفتوں میں ہانگ کانگ پہنچ جائینگی

برطانوی فوج دوگنی کردی گئی

لندن ۲۳ جولائی۔ اسٹار کے ہانگ کانگ میں مقیم نامہ نگار نے لکھا ہے کہ چینی کمیونسٹ فوجیں تین ہفتوں کے اندر اندر ہانگ کانگ کی سرحد تک پہنچ سکتی ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ صوبہ ہونان کے ذریعہ جانب جنوب کمیونسٹ فوجوں کی پیش قدمی جنوبی چین کی قسمت کا فیصلہ کردے گی۔ ادھر معلوم ہوا ہے کہ ہانگ کانگ میں فوجوں کی تعداد بڑھا کر ۲۵ ہزار کردی جائے گی۔ یہ تعداد موجودہ ۱۲ ہزار کی تعداد سے دوگنی سے زیادہ ہے۔ غیر سرکاری بیانات میں اس سے قبل یہ اطلاع دی گئی تھی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ برطانوی کالونی میں اس وقت بھی ۱۲ ہزار فوجی موجود ہیں۔ جب یہ فوج اپنی پوری طاقت کو پہنچ جائے گی تو ہانگ کانگ کی تاریخ میں پہلی بار اتنی طاقت ہوگی۔ فوجوں کی کل تعداد جس میں فضائی فوج اور بحری فوج کے فوجی بھی شامل ہیں۔ عنقریب وہاں کے برطانوی شہریوں کی تعداد سے چار گنی زیادہ ہوگی

چالیسواں ڈویژن ہانگ کانگ میں جمع ہو رہا ہے۔ جلد ہی "ہانگ کانگ کے نئے علاقہ" پر جو چینی سرزمین پر ٹھیکہ پر لیا ہوا علاقہ، قبضہ کرے گا۔ ہانگ کانگ کے کمانڈر جنرل فیسٹنگ نے بتایا کہ ان نئے علاقوں پر فوجی سرگرمیاں بڑھ رہی ہیں۔ اس وجہ سے نہیں کہ انہیں چین کی طرف سے گڑبڑ کی توقع ہے۔ بلکہ حالیہ آمدہ فوجوں کو تربیت دینے کے معمولی طریقہ کار کی وجہ سے ایسا ہوگا۔ (اسٹار)

سیاسی کمیٹی کا اجلاس۔ تمام عرب ممالک شریک ہونگے

بیروت ۲۳ جولائی۔ لبنانی وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ تمام عرب حکومتوں نے عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کرنے کی دعوت قبول کرلی ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ گو کچھ نے شرائط پیش کیں۔ لیکن سب نے نیک ارادوں کا اظہار کرنے کے لئے دعوت کو قبول کرلیا ہے۔ (اسٹار)

افغانستان میں ٹائفس کا خطرہ

جنیوا ۲۴ جولائی۔ عالمی انجمن صحت نے افغانستان میں ٹائفس کی وبا کے خطرہ کو دور کرنے کے لئے تمام وسائل مجتمع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کل سرپر کو فوری اہمیت کی ایک درخواست موصول ہوئی تھی اسکے بعد انجمن نے متاثرہ علاقہ میں ویکسین اور ڈی ڈی ٹی روانہ کرنے کا انتظام کیا۔ اسٹار

موٹر کاروں کے رجسٹریشن وغیرہ کیلئے درخواستیں

لاہور ۲۵ جولائی۔ از محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی سرکاری اطلاع ہے کہ یکم اگست ۱۹۴۹ء سے موٹر گاڑیوں کی رجسٹریشن لائسنوں اور ٹیکسوں اور پٹرول راشننگ کے لئے درخواستیں ڈپٹی کمشنروں کے پاس ارسال کرنے کی بجائے ڈسٹرکٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن افسروں کو روانہ کرنی چاہئیں۔ عوام کی سہولت کے لئے چار بڑے ضلعی صدر مقامات کے دفاتر کی تفصیل ذیل میں دی گئی ہے۔

نام ضلع	نام افسر	محل وقوع دفتر
لاہور	خان ارشاد احمد خان ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل بی ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن افسر	۳۷ لاہور بیگم روڈ
راولپنڈی	خان حمید سعید ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن افسر	سول لائنز راولپنڈی
لائلپور	چوہدری امتیاز علی ایم۔ اے۔ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن افسر	مائی دی جھگی لائلپور
ملتان	محمد صادق بی۔ اے " " "	متصل دفتر کمشنر ملتان

مہاجرین سے مویشی اور آلات کاشتکاری نہیں چھینے جائینگے

لاہور ۲۵ جولائی۔ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ حکومت مغربی پنجاب نے ضلعوں کے افسران بندوبست کو اس امر کے احکام جاری کئے ہیں۔ کہ جن کاشتکار مہاجرین کو مویشی اور کاشتکاری کے آلات دیئے گئے ہیں۔ انہیں ان سے کسی صورت میں محروم نہ کیا جائے۔ حکومت نے مہاجرین کی بھاری تکالیف کے ازالہ کے لئے یہ قدم اٹھایا ہے۔ جو انہیں پہلے سرکاری حکم کی وجہ سے پیش آرہی تھیں۔ جس کے مطابق کہ ان مویشیوں اور آلات کو نیلام کرنا مقصود تھا۔

کھیوڑہ مسلم لیگ کے دفتر پر جھنڈا لہرایا گیا۔

کھیوڑہ ۲۱ جولائی۔ آج صبح جبکہ یہ خبر نشر کی گئی کہ مغربی پنجاب کے گورنر سردار عبدالرب نشتر مقرر کئے گئے ہیں تو مسلم لیگی ورکروں نے مسلم لیگ کے دفتر پر مسلم لیگی جھنڈا نصب کردیا۔ جو کہ یونینسٹ افسران کے تشدد کی بنا پر دفتر سے اتارا گیا تھا۔ (آفس سیکرٹری)

برطانیہ اور پاکستان کے درمیان تجارت اضافہ!!

لندن ۲۴ جولائی۔ ابھی حال ہی میں برطانوی بورڈ آف ٹریڈ (شعبہ تجارت) نے جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان اور برطانیہ کے درمیان تجارت میں اضافہ ہوگیا ہے۔ اس سال کے شروع کے پانچ مہینوں میں ۱۸۴۴۸۲۷۵ پونڈ کا مال برطانیہ سے پاکستان بھیجا گیا برخلاف اسکے گذشتہ سال ایسی مدت میں چالیس لاکھ پونڈ کی مالیت کا سامان بھیجا گیا تھا۔ اسی مدت میں پاکستان کی برآمد ۵۴ لاکھ پونڈ سے ۹۷ لاکھ، ۵ ہزار، ۳ سو اٹھاون پونڈ ہوں گی۔

اس سال کے پہلے چھ ماہ میں برطانیہ نے پاکستان سے ۲۱ لاکھ ۴۲ ہزار ۳۳۸ پونڈ کی روئی خریدی جو گذشتہ سال کے اسی عرصہ میں خریدی ہوئی مقدار کی دوگنی ہے۔ ۱۹۴۷ کے پہلے چھ ماہ میں برطانیہ نے پورے برکو چک سے صرف ڈھائی لاکھ مالیت کی روئی خریدی تھی۔ پاکستان سے برطانیہ نے چائے ۱۷ لاکھ چھ سو دس پونڈ کی اور پٹ سن ۲۲ لاکھ ۹۵ ہزار دو سو بیاسی پونڈ کی خریدی جو گذشتہ سال کے اول چھ ماہ کے مقابلے میں دوگنی ہے۔ (اسٹار)

ہٹلر کے سفیر پیرس کو سزا

پیرس ۲۲ جولائی۔ دوران جنگ میں پیرس میں ہٹلر کے سفیر اوٹو ایبٹز کو پیرس کی ایک فوجی عدالت نے گیارہ دن مقدمہ چلانے کے بعد ۲۰ سال قید سخت کی سزا دی۔ اس پر ایک جنگی مجرم کی حیثیت سے قتل عام میں حصہ لینے لوگوں کو تکلیف دینے اور ہلاک کرنے اور لوٹ مار کرنیکا الزام تھا۔ (اسٹار)

لندن کے اسلامی ثقافتی مرکز میں عید کی تقریبات

لندن ۲۴ جولائی۔ ڈاکٹر شیخ علی عبدالقادر نے اسٹار کو بتایا کہ بدھ کے روز عید الفطر کی تقریبات کے سلسلہ میں غیر معمولی طور پر وسیع مجمع کے جمع ہونے کی توقع ہے۔ ڈاکٹر عبدالقادر نے وزارت خوراک کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے اس سال کی تقریبات کے لئے چاول بھیڑوں اور گھی وغیرہ کی بڑھی ہوئی مقدار "نیا نیا طریقہ" پر دی ہے۔ بادعد کے دن مرکز میں تین بڑی بھیڑیں کھالی جائیں گی۔ مسلمان خواتین کا خیر مقدم بیگم عبدالقادر اپنے کمروں میں کریں گی۔ ان خواتین میں ۳ بیگم رحمت اللہ بھی شامل ہیں۔

قرآن حکیم کی تلاوت ریکارڈوں کے ذریعہ کی جائیگی جو مصر میں بھرے گئے ہیں اور ڈاکٹر عبدالقادر عربی اور انگریزی میں ایک تقریر کریں گے (اسٹار)